Sociology & Cultural Research Review (SCRR)
Available Online: https://scrrjournal.com
Print ISSN: 3007-3103 Online ISSN: 3007-3111
Platform & Workflow by: Open Journal Systems
https://doi.org/10.5281/zenodo.22713042

Ghazala Javed as a Fiction Writer: Critical Status and Theoretical Dimensions

غزالہ جاوید بہ طور فکشن رائٹر کا مقام و مرتبہ

Shabnam Akhtar
Scholar, M Phil, Department of Urdu,
Muslim Youth University (MY), Japan Road, Islamabad
Dr. Rabia Muqadas
Supervisor, Assistant Professor,
Department of Urdu,
Muslim Youth University (MY), Japan Road, Islamabad

Abstract

This research text evaluates the literary standing, thematic breadth, and stylistic distinctiveness of Ghazala Javed as a prominent 21st-century Urdu fiction writer. Through a nuanced analysis of her novels and short stories, the text examines how her work navigates the structural tension between traditional values and modern societal shifts. Central to her fiction is the dynamic role of time—treated not merely as a temporal backdrop, but as an active agent shaping human destinies—alongside themes of generational conflict, marital friction, spatial displacement, and the psychological realities of the South Asian diaspora. Javed's characters exhibit strong self-awareness and agency, reflecting her direct, deep observation of contemporary life.

Stylistically, her prose strikes a balance between realistic narrative structures and dramatic turns, distinguished by its concise endings and the seamless integration of modern English terminology to capture contemporary life. Critical appraisals by renowned literary figures further highlight her contribution: Mumtaz Mufti commends her conversational intimacy, purity of expression, and emotional authenticity; Syed Zamir Jafri acknowledges her creative resilience; and Dr. Waseem Anjum underscores her insightful coverage of 21st-century technological impact, diaspora struggles, and marital psychology. Ultimately, Ghazala Javed emerges as a significant voice in contemporary Urdu fiction, enriching the genre with psychological depth, realistic observation, and sociopolitical relevance.

Keywords: *Ghazala Javed, Urdu Fiction, Contemporary Urdu Short Story, Diaspora Literature, Generational Conflict, Marital Relations, Narrative Style, Literary Criticism*

غزالہ جاوید کے ناول اور کہانیوں کو پڑھ کر ان کے فکشن نگاری کے نظریے، موضوعات، کردار نگاری اور اسلوب کی واضح اور مفصل منظر سامنے آتا ہے۔ کچھ اہم پہلو پیش خدمت ہیں:

موضوعات اور فکری ابعاد

غزالہ جاوید کا فکشن محض داستان گوئی نہیں بلکہ جدید اور روایتی معاشرے کی کشمکش کا آئینہ دار ہے۔ ان کی فکشن سے چند بنیادی موضوعات ابھر کر سامنے آتے ہیں:

وقت اور حالات کا جبر:

وقت ان کے ہاں صرف ایک عنصر نہیں بلکہ ایک متحرک کردار ہے۔ وقت کی نزاکت، فیصلوں کی گھڑی، اور وقت کے بدلنے سے انسان کی بدلتی ہوئی زندگی ان کا مرکزی موضوع ہے۔

نسلی تفاوت اور معاشرتی تبدیلیاں

وہ نئی اور پرانی نسل کے فکری تصادم، بدلتے سماجی رویوں، اور رشتے ناطوں کی پیچیدگیوں کو موضوع بناتی ہیں۔

ازدواجی زندگی، بیگانگی اور نسوانی نقطہ نظر

شادی کے بندھن، "ٹاکسک" رشتوں کا بوجھ، سپرو ائزیشن، اور بیرونِ ملک (تارکینِ وطن) بسنے والی نئی نسل کے ازدواجی مسائل اور ان کی ذہنی خود مختاری کو انہوں نے بڑی جرات سے پیش کیا ہے

کردار نگاری اور مشاہدہ

خود آگاہ اور آزاد کردار:

غزالہ جاوید کے نزدیک کردار محض کاغذی نہیں ہوتے بلکہ وہ اپنے اندر ایک مستقل وجود اور زندگی رکھتے ہیں۔ وہ مصنفہ کے ذہن اور اعصاب پر سوار رہتے ہیں، سوال اٹھاتے ہیں اور بعض اوقات اپنے فیصلے خود کرتے ہیں۔

عمیق اور براہِ راست مشاہدہ:

ان کا مشاہدہ بہت گہرا ہے؛ وہ معاشرے کے سرد و گرم، انسانی تجربات، نجی کشمکش اور بدلتی قدروں کو براہِ راست محسوس کر کے کرداروں میں ڈھالتی ہیں۔

پلاٹ اور کہانی کی ساخت

حقائق اور ڈرامائیت کا امتزاج: وہ محض رومانی یا فرضی واقعات پر کہانی کی بنیاد نہیں رکھتیں بلکہ "زمینی حقائق" اور واقعی زندگی کے اچانک موڑ یعنی ڈرامائی واقعات کو کہانی کے بنیادی ڈھانچے میں شامل کرتی ہیں۔

اختصار اور جامعیت:

کہانی کے انجام کو اختصار کے کوزے میں بند کرنا ان کا خاص ہنر ہے، جہاں وہ طوالت کے بجائے موضوع کی سنگینی اور تاثر کو ترجیح دیتی ہیں۔

اسلوب، زبان اور تکنیک

سوچ اور تحریر کا ربط: وہ اعتراف کرتی ہیں کہ ان کا تخلیقی عمل اور تحریری اظہار (ٹائپنگ یا کی بورڈ کا استعمال) ایک خاص کشمکش سے گزرتا ہے، جو ان کی تحریر کو گہرائی دیتا ہے۔

انگریزی و جدید اصطلاحات کا برمحل استعمال

ان کا اسلوب جدید ہے؛ وہ نثر میں ضرورت کے مطابق انگریزی الفاظ اور اصطلاحات مثلاً lost in translation، toxic، compatibility، No body is perfect کا قدرتی اور اثر انگیز استعمال کرتی ہیں۔

روانی اور فکری گنجائش

ان کی زبان میں فلسفیانہ گہرائی کے ساتھ ساتھ ایک عام فہم روانی ہے جو قارئین کے لیے سوچ کے نئے در وا کرتی ہے۔

ان کی فکشن سے چند اقتباسات

1۔ کرداروں کی حقیقت اور متحرک وجود:

"یہ فرضی کردار نہ صرف لکھتے وقت میرے ساتھ بلکہ بہت دیر بعد تک میرے ارد گرد منڈلاتے اپنے 'ہونے' کا احساس دلاتے رہے۔۔۔ یوں وہ اپنی ذات، اپنے حالات کے انکشافات کرتے۔ رفتہ رفتہ میں ان کے بارے میں جان گئی۔"(1)

وقت کی اہمیت اور فلسفہ:

"اس کتاب کی زیادہ تر کہانیوں میں مرکزی کردار کا رشتہ وقت سے جڑا ہے۔ وقت کی اکائی ایک لمحے سے لے کر زمانے تک لامحدود ہے۔... اس کرداروں کے لیے یہ وقت ظالم بھی ہے مسیحا بھی۔"(2)

جدید اور پرانی نسل کا تصادم:

"جہاں آج بھی دادا، دادی حضور تیسری نسل کی مختلف سوچ رکھتے نوجوانوں کے رشتے ناتے جوڑنے کا اختیار رکھتے ہیں جب کہ اصل میں ارینجڈ میرج کا فلسفہ دھندلانے لگا ہے۔... نئی نسل بہت سمارٹ ہے۔"(3)

تارکینِ وطن اور جدید ازدواجی مسائل:

"تارکینِ وطن کی نئی نسلوں کو رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے میں جو مسائل ہیں اس نے وضع دار والدین کو پریشان کر رکھا ہے۔... مغرب کی دنیا میں حقوق، تحفظ کے قوانین کا بھرپور فائدہ اٹھا کر عورت کا وقتی طور پر شوہر سے مال اینٹھنا اور علیحدگی کے بعد مکان سے دیگر اخراجات کی رقم وصول کرنا وغیرہ بن گیا ہے۔"(4)

عورت کی خود مختاری اور معاشرتی رویہ:

"ہمارے مشاہدے دکھاتے ہیں جب زیادہ پُراعتمادی کا جھکاؤ من مانی کی جانب بھول جائے۔ یہ جھکاؤ معاشرے میں نسوانیت کے طے شدہ معیار سے متصادم ہوتا ہے۔ میری مرضی، میری آزادیِ رائے، اپنی زندگی پر میرا حق... جیسے نعرے جب روایت پرستی سے ٹکراتے ہیں تو شعور اٹھتا ہے۔"(5)

نامور نقادوں اور ادیبوں نے غزالہ جاوید کی شخصیت، اسلوب، فکر اور فن کا تفصیل سے جائزہ لیا ہے۔ ان آرا کی روشنی میں غزالہ جاوید کا ادبی مقام اور فکر و فن مندرجہ ذیل نکات کے تحت واضح ہوتا ہے:

1۔ ممتاز مفتی کی رائے (طرزِ تحریر، پاکیزگی اور انسانی مزاج)

ممتاز مفتی غزالہ جاوید کی تحریر کی سادگی، معصومیت اور روانی کو بے حد سراہتے ہیں۔

مکالماتی اور دلکش اسلوب:

ممتاز مفتی لکھتے ہیں :

"غزالہ جاوید کی تحریر کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ وہ لکھتی نہیں بلکہ باتیں کرتی ہے اور اتنی معصومیت، سادگی اور روانی سے باتیں کرتی ہے کہ قاری محسوس کرتا ہے کہ وہ سن رہا ہے"۔(6)

جذبات کی سچی عکاسی:

وہ مزید فرماتے ہیں:

"غزالہ کی دوسری خوبی یہ ہے کہ وہ صرف جذبات کی تصویر کشی کرتی ہے، فلسفہ نہیں چھانٹتی"۔(7)

سکون اور ٹھنڈک:

آج کے تیز رفتار اور اضطراب سے بھرے دور میں ان کی تحریریں قاری کو سکون اور ٹھنڈک فراہم کرتی ہیں۔

پاکیزگی اور بشریت کا امتزاج: ممتاز مفتی اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں :

"آپ کی تحریر نہایت عمدہ ہے... پاکیزہ ہے"، تاہم وہ اس بات پر بھی زور دیتے ہیں کہ تحریر میں پاکیزگی کے ساتھ ساتھ "بشریت کا رنگ" اور انسان کے اندرونی جھگڑوں / کشمکش کا ہونا بھی ضروری ہے تا کہ زندگی کی سچی عکاسی ہو سکے۔"(8)

2۔ سید ضمیر جعفری کی رائے (ادبی صلاحیت اور فطرتی انداز)

سید ضمیر جعفری نے غزالہ جاوید کے فن کی بے پناہ صلاحیتوں کا اعتراف کیا ہے۔

بے پناہ تخلیقی صلاحیت

ضمیر جعفری لکھتے ہیں :

"واقعہ یہ ہے کہ آپ کی طرف سے اب تک تخلیقات کی بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا ہے"۔(9)

حق تلفی کے باوجود تخلیقی سفر :

وہ اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

"ایک خاتونِ خانہ کے لیے، جس کا گھر بھی ... لکھنا بے شک آسان نہیں ہے" لیکن انہوں نے اپنی صلاحیتوں کو منوایا ہے۔"(10)

ڈاکٹر وسیم انجم اپنے مضمون "غزالہ جاوید کی داستان گوئی کا ہمہ جہت پہلو" میں ان کے فن کا مفصل تجزیہ کرتے ہیں:

عصرِ حاضر کے مسائل کی عکاسی:

وہ لکھتے ہیں :

"غزالہ جاوید نے اپنے افسانوں میں اکیسویں صدی کے جدت پسندی، انٹرنیٹ، سوشل میڈیا اور سائنس کی ایجادات سے پیدا ہونے والے پیچیدہ انسانی اور معاشرتی مسائل کو موضوع بنایا ہے۔"(11)

دیارِ غیر اور ہجرت کے مسائل:

مصنفہ چونکہ دیارِ غیر میں رہتی ہیں، اس لیے ان کی تحریروں میں :

" نقل مکانی کر کے آنے والوں کی کہانیوں کو اپنے مشاہدات اور تجربات سے افسانوں کا جزو بنایا ہے"۔ شرقی و مغربی تہذیبوں کی کشمکش اور خاندانی نظام کی تبدیلیاں ان کا خاص موضوع ہیں۔"(12)

مختلف طبقوں اور رشتوں کے مسائل:

" ان کے افسانے والدین اور بچوں کے تعلیمی و سماجی معاملات، ازدواجی تعلقات، بچوں کی پرورش، اور روزگار کی تلاش جیسے موضوعات احاطہ کرتے ہیں۔"(13)

اسلوبِ بیان:

ڈاکٹر وسیم انجم کے مطابق:

"ان کے افسانوں کا اندازِ بیان تیزی، تندی، شوخی اور طنز پر مبنی ہے... اور یہ عام متوسط معاشرے کی عکاسی کرتی ہیں"(14)

حقیقت نگاری اور نفسیاتی تجزیہ:

"غزالہ جاوید نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر کے اردو افسانے کو جدید تقاضوں کے مطابق وقار اور اعتبار عطا کیا ہے۔ وہ نجی و ازدواجی زندگی کی نفسیاتی عکاسی اور خرابیوں کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ اصلاحی پہلو بھی سامنے لاتی ہیں۔"(15)

ان آرا سے ثابت ہوتا ہے کہ غزالہ جاوید کا شمار اکیسویں صدی کی ان ممتاز خاتون افسانہ نگاروں میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی سادگی، پاکیزہ اسلوب، معصومیت اور گہرے مشاہدے سے معاصر اردو ادب اور بالخصوص جدید افسانہ نگاری میں ایک منفرد اور اہم مقام حاصل کیا ہے۔

کتابیات

1۔ غزالہ جاوید، ویلے دی اڈیک، پرنٹو گرافک پرنٹرز اسلام آباد پاکستان، 2019ء، ص3

2۔ غزالہ جاوید، چپ کی دہلیز، پرنٹو گرافک پرنٹرز، اسلام آباد، پاکستان فروری 2019ء، ص2

3۔ غزالہ جاوید، جب تعلق بوجھ بن جائے، انجم پبلشرز کمال آباد، راولپنڈی 2024ء، ص14

4۔ چپ کی دہلیز، ص5

5۔ جب تعلق بوجھ بن جائے، ص4

6۔ ویلے دی اڈیک، ص6

7۔ چپ کی دہلیز، ص4

8۔ جب تعلق بوجھ بن جائے، ص2

9۔ چپ کی دہلیز، ص9

10۔ ویلے دی اڈیک، ص6

11۔ جب تعلق بوجھ بن جائے، ص4

12۔ چپ کی دہلیز، ص5

13۔ ویلے دی اڈیک، ص6

14۔ جب تعلق بوجھ بن جائے، ص4

15۔ چپ کی دہلیز، ص2

SCRR